تعلقات عامہ دفتر

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

July 09, 2021

پریس ریلیز

جامعہ ملیہ اسلامیہ نے ’’Reimagining South Aisa: Ideas,Debates and Realities‘‘ پر آن لائن لیکچر منعقد کیا

ایم ایم اے جے اکادمی برائے بین الاقوامی مطالعات، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے مؤرخہ ۸ جولائی ۲۰۲۱ء کو جنوب ایشیا لیکچر سیریز کے تحت ’’Reimagining South Aisa: Ideas,Debates and Realities‘‘ (جنوب ایشیا کی ذہنی تصویر سازی: افکار، مباحثے اور حقائق) کے موضوع پر ایک آن لائن لیکچر منعقد کیا ہے۔ اس موقع پر پروفیسر ڈی۔ سباچندرن، ڈین، اسکول آف کنفلکٹ اینڈ سیکوریٹی اسٹڈیز، نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ایڈوانسڈ اسٹڈیز، بنگالور نے لیکچر دیا۔

پروفیسر اجے درشن بیہیرا آفیشیٹنگ ڈائریکٹر، ایم ایم اے جے اکادمی برائے بین الاقوامی مطالعات، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے مہمان مقرر اور شرکائے پروگرام میں استقبال کیا۔ اپنی ابتدائی گفتگو میں انھوں نے لیکچر کے مرکزی خیال کو متعارف کرایا اور بتایا کہ کسی خطے کی تشکیل اور غیر تشکیل خالص سیاسی کام ہے اور یہ بھی کہ اس خاص خطے کے بین الاقوامی تعلقات کی حرکیات کیا ہیں۔ بطور ایک تصور جنوب ایشیا کا آئیڈیا ماضی ۱۹۴۰ء تک کے سیاسی مضمرات کا حامل ہے اور اس کے ساتھ ساتھ خطے میں بڑھتے امریکی اسکالرشپ کے مفادات تک بھی بات جاتی ہے۔

پروفیسر چندرن نے اپنے پرزینٹیشن میں بتایا کہ ۱۹۹۰ء اور ۲۰۰۰ء میں جنوب ایشیا کو نئے سرے سے متصور کرنے یا جنوب ایشیا کے تصور پر خصوصی توجہ صرف کی گئی۔ انھوں نے کہا کہ خطے کو از سر نو متصور کرنے کے سلسلے میں معاشی، تہذیبی اور سیاسی کئی نوع کی بحثیں اور تصورات سامنے ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں جو باتیں ہو چکی ہیں ان سے دلیل فراہم نہ کرتے ہوئے انھوں نے اپنی تقریر کو دو بڑے حصوں میں منقسم کیا جس میں ایک حصہ مسئلے سے ابھرنے والے سوالات کا تھا اور دوسرا

حصہ جنوب ایشیا کے از سرِ نو متصور کرنے کے امکانات پر تبادلۂ خیال سے متعلق تھا۔

انھوں نے جنوب ایشیا کے موضوع کی تفہیم کے لیے پانچ مفروضات قائم کیے۔ اولین مفروضہ یہ تھا کہ جنوب ایشیا واحد خطہ نہیں ہے جو خود کو از سرِ نو متصور کرنا چاہتا ہو۔ اور بھی خطے اور علاقے ہیں جو یا تو از سرِ نو متصور ہونے کے زمرے میں آتے ہیں یا دوبارہ اس سے گزرنا چاہتے ہیں۔ بعض خطے ہیں جو پہلی کوشش میں متصور نہیں ہو پائے اس لیے دوسری کوشش میں مصروف ہیں۔ دوسرا مفروضہ خطے کے متصور ہونے میں جغرافیہ کے سوال کو ایک اہم محرک تسلیم کرنے سے متعلق تھا۔ تیسرا مفروضہ 'Dreamers' جو خطے کو کسی الگ انداز میں بنانے کا خواب دیکھتے ہیں' اور 'Doers' جو پالیسیوں کا نفاذ کرتے ہیں) کے درمیان ناموافقت سے متعلق تھا۔ چوتھا مفروضہ کسی بھی خطے اور علاقے کو متصور کرنے کی کاروائی میں سرکار کی مرکزیت اور کس طرح یہ مرکزیت نئے وژن کی تکمیل میں رخنہ ڈالتی ہے اس سے متعلق تھا۔ پانچواں اور آخری مفروضہ جو انھوں نے پیش کیا وہ یہ تھا کہ خود ریاستیں کس طرح خطوں اور علاقوں کو نئے انداز میں استوار کرنے سے خود کو الگ کر لیتی ہیں، ریاستوں اور سول سوسائٹی کے درمیان انقطاع نئے انداز سے خطوں کے متعلق تفہیم کے متنوع بیانیوں کو بتاتا ہے۔

انھوں نے اس بابت سوالات بھی قائم کیے کہ کسی خطے کے تصور کو کیا چیز تشکیل دیتی ہے اور کس طرح علاقے اور خطے تاریخی طور پر تشکیل دیے جاتے ہیں۔ آیا سیاسی اور معاشی ادارے کسی خطے کے نئے انداز پر ہونے میں اہم رول ادا کرتے ہیں یا فوج خود اپنے آپ میں ایک اہم ادارے کے طور پر اس سلسلے میں کوئی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اور آخر میں یہ کہ کسی خطے کو نئے سرے سے استوار کرنے میں بین الاقوامی نظم و ترتیب کس قدر اہم ہو جاتی ہے۔ جہاں تک جنوب ایشیا کے نئے انداز سے متصور کرنے کی بات ہے انھوں نے اس حقیقت پر زور دیا کہ یہ تصور خود اس علاقے کا نہیں بیرون سے آیا ہے تاہم آغا خان اور کے۔ ایم۔ پانلکر کے تاریخی حوالے اس حقیقت کے موجود ہیں کہ جنوب ایشیا کی ذہنی تصویر بنانے کے تاریخ، مغربی افکار و تصورات سے پہلے کی بات ہے۔

پروفیسر چندرن نے خطے کی از سرِ نو ذہنی تصویر بنانے میں ریاست کی مرکزیت سے منسلک مسائل کو بھی اجاگر کیا کہ ایسی صورت حال میں ریاست کارگر طور پر تنگ نظر ہو کر کاروائی میں رخنہ ڈالتی ہے یا علاقائی امنگوں کا خیال رکھتے ہوئے کچھ زیادہ ہی باحوصلہ ہو جاتی ہے۔ خطے میں سب سے بڑا ملک ہونے کی وجہ سے ہندوستان کے تئیں چھوٹے ملکوں کے ارباب اقتدار کے ذہنوں میں خوف کا بنا رہنا بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ امکانات کے سلسلے میں انھوں نے جنوبی ایشیا کا آئیڈیا پیش کیا ، بہترین سیکوریٹی کے مضمرات اور تاریخی، تہذیبی، اقتصادی، مذہبی اور سیاسی محرکات کو دھیان میں رکھتے ہوئے ضروریات کو نئے سرے سے متصور کیا جانا۔

ہندوستان کے طول وعرض سے بڑی تعداد میں لوگوں نے لیکچر میں شرکت کی۔ خطبے کے بعد سوال وجواب کا سیشن ہوا جس میں شرکائے پروگرام نے کئی سوالات پوچھے۔ پروفیسر بھیرا نے مقرر کی بصیرت افروز تقریر کے لیے اور شرکا کا ان کی پرجوش شرکت کے شکریہ ادا کیا۔

تعلقات عامہ دفتر

جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی